



جواب دو!

عوامی مقدمہ۔ عوامی عدالت

ادارت: ایاز و حاگا، ریاض چاہب، غلام فرید الدین میگزین انچارج: رابعہ غنی ڈیزاٹنگ: ولیم پرویز

اداریہ

عدم مساوات، خطرہ سے دوچاری اور انحصار کو فروع دینے کا نسخہ

بہتر تیریز نو (Better-Back-Build) مستقبل میں آئیوالے آفات کے لیے قوت مدافعت پیدا کرنے کا ایک بنیادی اصول ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پنجاب کی صوبائی حکومت نے امدادی خاندانوں کے لیے مکانات کی تعمیر نو کے لیے معادوٹی کا پیچچ تیار کرتے وقت اس تصور کو بکسر نظر انداز کر دیا۔ ایک سرکاری نوٹیفیکیشن کے مطابق جس خاندان کا گھر بنا تھا، اور اسے مکمل طور پر نقصان پہنچا تھا، اسے چار لاکھ روپے ملیں گے، جب کہ ایک خاندان جس کے پاس کچھ گھر تھا وہ صرف دوا لاکھ روپے کا حصہ رہے۔

یہ پیچچ آئین پاکستان کی روح کے صریحاً خلاف ہے، کیونکہ اسکے آڑیکل 25 کے مطابق، تمام شہری قانون کے سامنے برابر ہیں۔ حکومت پنجاب کا یہ فیصلہ نہ صرف معافی امتیاز پرمنی ہے، بلکہ تخفیف آفات اور نیشنل ڈی اسٹر میجنٹ ایکٹ 2010 کی عوامی پالیسی کے بھی خلاف ہے۔ ریاست کی بیان کردہ پالیسی عدم مساوات اور خطرات کو کم کرنا ہے، جبکہ موجودہ معادوٹی پیچچ صوبے میں سیالاپ سے پہلے کی عدم مساوات اور خطرات کو از سرنو تقویت دینے کا ایک نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، یہ کچھ کے گھروں کو مستقبل کے سیالاپ کے خطرے سے دوچار بھی رکھے گا۔ اس طرح ہر سیالاپ کے بعد حکومت کچھ گھروں کے میکنوس کو معادوٹی پیچ فراہم کرے گی اور آئندہ بھی حکومتی وسائل ضائع ہوتے رہیں گے۔

پالیسی ساز اچھی طرح جانتے ہیں کہ ملک عدم مساوات بہت کبھی ہو چکی ہے، اور خطہ تھنا بڑا ہوگا، انحصار کا گراف بھی اتنا ہی بڑھے گا۔ اگر حکمرانوں کا اس قدام کے پیچھے یہی خفیہ ایجاد اکار فرمائے تو وہ آئین پاکستان اور ریاستی پالیسی کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ یہیں اللائقی ڈوزن نے بھی اپنے ہی تسلسل سے دہرائے جانیوالے بہتر تیریز نو (Better-Back-Build) تصور کو نظر انداز کر دیا ہے۔ مستقبل میں آنے والے سیالاپوں کیلئے قوت مدافعت پیدا کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ موجودہ ناگہانی سیالاپ نے ماضی کی غلطیوں کے ازالے کا موقع فراہم کیا ہے۔

- ہرے ہرے جا گیر دار جو میران اس بی بھی ہیں، اپنی فصلیں اور جا گیر بچانے کے سیالاپ کے معاملات میں مداخلت کیوں کرتے ہیں؟ **جواب دو!**
- سیالاپ سے بیشہ وہ دلتے ہیں والے محفوظ رہتے ہیں اور وہ دینے والے جانی و مالی تقصیبات کا سامنا کرتے ہیں، کیوں؟ **جواب دو!**
- دو ماہ گزر گئے ابھی تک سندھ کیوں ڈوبا ہوا ہے؟ **جواب دو!**
- جو بیرونی ممالک سے سیالاپ زدگان کیلئے اشیا آئیں وہ ابھی تک حکومت سندھ کے گوداموں میں کیوں گل سرہی ہیں بکھل لوگ ان کیلئے ترپ رہے ہیں؟ **جواب دو!**
- گزشتہ دو ماہ میں سیالاپ زدگان کیلئے کیا آئیا اور آئندہ کا کیا الائچیں کیا ہے؟ **جواب دو!**
- بلوچستان اور سندھ حکومت نے آج تک رپورٹ (River Act) کو پاس کیوں نہیں کیا؟ **جواب دو!**
- پنجاب اور خیبر پختونخواہ حکومتوں نے رپورٹ (River Act) پر عملدرآمد کیوں نہیں کیا؟ **جواب دو!**
- آج تک سیالاپ کے بارے پیشگی آگاہی نظام (Early Warning System) کیوں بہتر نہیں کیا گیا؟ **جواب دو!**
- مقامی حکومتوں کو اختیارات کیوں منتقل نہیں کیے جارہے؟ **جواب دو!**
- مقامی اور علیحدہ پر تخفیف آفات لیکے ہوئی ڈھنپ تکمیل کیوں نہیں دیتے گے؟ **جواب دو!**
- سیالاپی گز رگا ہوں پر غیر قانونی تعمیرات (ہوٹ، کرش پالائش، گھر) کیسے ہوئیں اور اب تک موجود کیوں ہیں؟ **جواب دو!**
- سپریم کورٹ کے تکمیل کردہ انکوارڈی کمیشن میں 2010 کے سیالاپ میں ذمداران کے خلاف اب تک موجود ایکشن کیوں نہیں لیا گیا؟ **جواب دو!**
- سیالاپ کی وجہ سے ہونے والی اموات کی وجوہات کیوں نہیں بتائی جاتی؟ **جواب دو!**
- این جو اوز پاہنڈی لگا کر اگری امدادی سرگرمیوں کو کیوں روکا جا رہا ہے؟ **جواب دو!**
- ضلعی سطح پر ترقیاتی اور امدادی پالیسیوں کے تکمیل کے عمل میں کیونکی کی شمولیت کیوں اہم نہیں سمجھی جاتی؟ **جواب دو!**
- دریاؤں پر خاتمی بندوق نے یادِ قوت نے کے مقروہ اہلیں اور پیز پر کیوں اہل نہیں کیا جاتا؟ **جواب دو!**
- سیالاپ زدگان کیلئے اعلان کردہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے امدادی پیچھوئی کی عوامی سطح پر تشریکیوں نہیں کی جاتی؟ **جواب دو!**
- سیالاپ زدھ علاقوں میں ابھی تک پانی کیوں ہوا ہے؟ **جواب دو!**
- سیالاپ زدھ علاقوں میں محدود بیوں ہیں، لیکن ان میں سہولیات کا فقدان کیوں ہے؟ **جواب دو!**
- سیالاپ زدھ علاقوں میں محدود بیوں ہیں، لیکن ان میں سہولیات کا فقدان کیوں ہے؟ **جواب دو!**
- میڈیکل کالجوں کے سربراہ، خونیں ڈائٹریکٹر کیوں نہیں دے رہے؟ **جواب دو!**
- پاکستان کے مومن تبدیلی کے بیانیہ پر دنیا بیان کیوں نہیں کر رہی؟ **جواب دو!**
- سیالاپ زدھ علاقوں میں گنگم کی نہم کیوں ہوئی کیلئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟ **جواب دو!**
- ہزاروں ٹن گندوں کو باہش اور سیالاپ سے محفوظ کیوں نہیں کیا گیا؟ **جواب دو!**
- این جو اور تخفیف آفات کی کوتاہیوں اور دروان آفات کو حکومتوں کی امدادی سرگرمیوں کی خامیوں کی جو ابدی کیوں نہیں کرتی؟ **جواب دو!**

تھیں کی گئی۔ خاص طور پر مشرف کے غیر جہوری دور، نظم نظام، اصلاح کو اپنی پسند کے جا گیرداروں کی منشائے مطابق توڑ کر اگے جو لے کر نے اور سول سو مزکوں کے ماتحت کر کے اختیاری کو بے بس کر کے جا گیرداری کو مضمبوٹ کیا گیا۔ مجھے یاد ہے ہمارے ایک پوزیشن ہولڈر دوست کو جو کمیڈی یکل چھوڑ کے سی ایس ایس کے قبیر شدہ اور کوٹ کا ڈپنی کشنا تھا، اس وقت کے مقامی جا گیردار نے جو کوئی ضلعی ناظم بھی تھا، کسی بات پر ناراض ہو کر سزا کے طور پر زمین پر ٹھانے کے رکھا اور وہ دلبر داشتہ ہو کر وہاں سے ٹرانسفر کرو کے والیں کراچی آگئی۔ اندازہ ہے کہ دنیا میں زمین سرسری طور پر 30 فیصد درخت اور جنگلات سے ڈھکی ہوئی ہے، جبکہ پاکستان میں یہ شرح صرف 5 فیصد اور سندھ میں یہ شرح اور بھی کم ہے۔ اسلئے ہم اپنی ای نکتہ پر آتے ہیں کہ نقص گونش، بے ترتیب ہاؤسگ ”ترقی“ اور کسی حد تک موحولیٰ نا انصافی حالیہ موسیقیٰ شدت کی ذمہ دار ہیں۔

جب جیکب آباد 53 گری سینٹی گریڈ پر دنیا کے گرم ترین شہر کے طور پر دکھ رہا تھا تب اس گرمی کے نبیادی اسے اس وقت سندھ ایک گندے اور بد بودار کھڑے پانی کے تالاب کا مظہر پیش کر رہا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ یہاں کی سیاست اور گونش بھی اس گندے تالاب کی مانند ہو چکی ہے۔ پانی آہستہ آہستہ اتر رہا ہے لیکن لاکھوں لوگ جن میں خاص

امریکی تھنک نیک، ”من انسٹی ٹیوٹ“ نے خبردار کیا ہے کہ پاکستان میں بڑھتی ہوئی موسیقیٰ شدت سے ملکی سیکیورٹی کو خطرات درپیش ہیں، حکومت کو یکسوئی اور جنیدگی کے ساتھ معاملات کا جائزہ لینا چاہئے۔ عالمی میڈیا پاکستان میں حالیہ تباہی کے اسباب میں کرپشن، موسیقیٰ تبدیلی اور نقص حکمرانی کو قرار دے رہا ہے۔ لیکن ناقص حکمرانی اور کرپشن اقبال شوں کے بعد سامنے آتی ہیں، سوچنے کی بات ہے کہ پاکستان قوانین تک صرف 0.4 فیصد گین گیس کی پیداوار کا ذمہ دار ہے، پھر خاص طور پر سندھ اور بلوچستان میں اتنی نیمز بارشوں کی وجہ بات کیا ہیں؟ ماہرین موسیقات کا کہنا ہے کہ سندھ میں ریکارڈ بارشوں کے پیچے شدید گرمی کے ساتھ ساتھ بگال اور برسندھ میں یہ شرح اور بھی کم ہے۔ اسلئے ہم اپنی رخ اس طرف موڑ کر بھاری بادل بنانے میں مدد کی اور بادلوں کے چھٹنے کے باعث سیلا ب آیا۔

جب جیکب آباد 53 گری سینٹی گریڈ پر دنیا کے گرم ترین شہر کے طور پر دکھ رہا تھا تب اس گرمی کے نبیادی اسے درخت اور جنگلات کا کاغذ شامل تھا۔ سندھ میں تادون شپ، ہاؤس گنگ سوسائیٹی اور سوچ و عرب پیش سر کاری خانہ عمارتوں کی تغیری کی وجہ سے زمین درختوں سے محروم ہوتی جا رہی ہے۔ ملک میں ریکل انسٹی ٹیوٹ کا پھیلتا ہوا کاروبار زرعی اراضی کو



سندھ میں سیلا ب اور ریاستی ناکامی

ڈاکٹر جنت جمال شخ

پالٹوں میں تفتیم کر کے درختوں کا قفل عام کر رہا ہے۔ بڑے شہروں، جن میں کراچی سرفہرست ہے، میں سمندر کنارے خاندان کے مردم حضرات پیچھے تباہ حال مکان کی خلافت کی گئے ہیں تاکہ قبضہ مافیے سے تباہ حال مکانوں اور سامان کو بندھو تویں لہروں کی نظر نہ ہو جائے! دریائے سندھ کے دونوں اطراف کچھ کے علاقے کی طرف پہلے ڈاکوں کو دھکیلایا، پھر ان کے خلاف آپریشن کی آڑ میں ماحول دوست جنگلات کو کاٹ کر حاصل شدہ زرخیز مین من پسند سیا مسند انوں، ریاست افغان اور جا گیرداروں میں اپنی زندگیوں کو تحفظ نہ دے سکے۔



سیلا ب زدگان کیلئے سرکاری امداد کی تفصیلات:

جانی نقصان:

چاہے خاندان سے جتنے بھی قدرتی آفات میں ملک ہونے والے ہر افراد ہوں، ہر ایک نے معاوضہ رقم دس لاکھ روپے رکھنی ہونے والے:

- (1) مکمل معدوری
- (2) شدید رکھنی
- (3) معمولی رکھنی

گھروں کو نقصان:

- (1) چار لاکھ روپے
- (2) دولاکھ روپے
- (3) دولاکھ روپے
- (4) پچاس ہزار روپے

جانوروں / مویشیوں کا نقصان:

- (1) ہر جانور کی بلاکت پر (بھیڑکریاں)
- (2) دو دھنیے والے اور بار بار
- (3) ہر جانور کی بلاکت پر (بھیڑکریاں)

چھلا کھاملہ خواتین کسپری کی حالت میں بچوں کو جنم دیتے کیلئے درج جملی ریں گی۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ سیالب متاثرین کے کیپوں کا اقامت متحده کے سربراہ گنگوں اور اداکارہ انجلینا جولی بھی دورہ کر چکے۔ گنگوں نے اقامت متحده میں خطاب کے دوران کہا کہ اس نے تباہی کیسا تھا انسانیت بھی دیکھی ہے۔ عام آدمی کو تو اپنی زندگی خطرے میں ڈال کر بھی سیالب زدگان کی مدد کرتے دیکھا، لیکن حکومت کی آنکھیں محض مالی امداد پر مکروز ہیں۔ سندھ کے عوام سوال کر رہے ہیں کہ عالمی امداد متاثرین میں تقسیم کیوں نہیں کی جاتی اور وہ کہاں غائب ہو جاتی ہے۔ بلاول نے پرلس کا نفرنس میں امداد کی تقسیم اور سندھ کی تباہی کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے، ”تو پرستوں“ کا ذکر کے اُس تبیث کا اقرار کیا ہے جو سماںی طور پر انہیں سندھ میں محسوس ہو رہی ہے۔ 6 نومبر کو مصر کے شہر شرم الاشٹ میں ماحلات کے بارے میں

27 دیں عالمی کا نفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ یہ رسمی اجلاس تیجہ خیز ثابت ہو گا یا نہیں؟ یہ سوال اتنا ہم نہیں جتنا یہ کیا ریاست سندھ گندے پانی کی نکاسی، لاکھوں بے گھر افراد کی آباد کاری اور انہیں ڈیکلی، ہیضہ ملیریا بخار سے تحفظ فراہم اور راستے بھاول کر سکتی یا نہیں؟ درحقیقت یہ عوام کی بھالی سے زیادہ انکے ارادوں کا امتحان ٹابت ہو گا۔



ورنہ بینک کی روپرٹ کے مطابق پاکستان میں ہر سال تقریباً 30 لاکھ لوگ آفات سے متاثر ہوتے ہیں اور 77 فیصد آبادی معاشی طور پر متاثر ہوتی ہے اور مجموعی سالانہ نقصان تقریباً 1.8 بلین ڈالریا جی ڈی پی کا 0.8 فیصد ہوتا ہے۔

کوئی تجبوہ کی بات نہیں کہ ماہرین پاکستان کو جو نبی ایشیا میں سب سے زیادہ تباہی کا شکار مالک میں سے ایک سمجھتے ہیں۔ مجموعی طور پر، ہم نے 1978 اور 2020 کے درمیان سیالب سے نہیں کے اقدامات پر 45 بلین سے زیادہ روپے خرچ کیے، پھر بھی مجموعی نقصانات 50 بلین ڈالر استحکام کے۔

البرٹ آئن شائن کے نزدیک ”بیوقوفی ایک ہی عمل کو بار بار دھراتی ہے، اور تو قع کرتی ہے کہ اس بارہت ان مختلف ہو گئے،“ ہم گزشتہ 75 سالوں سے مسلسل اپنی بیوقوفی کا عمل دھراتے ہیں۔

بس، موجودہ سیالب کے انتظام کا فرمیم ورک عالمی سٹل کے مشاورت کا، ماہرین اقتصادیات، ماہرین عمرانیات، ماہرین یا لو جست، ڈبلیو بی، اے ڈی بی، اقوام متحده اور پاکستانی حکام کے ماہرین کی طرف سے ایک اجتماعی بیوقوفانہ

حقائق بتا رہے ہیں کہ صوبہ سندھ شدید سماجی بحران میں پھنسا ہوا ہے، جسے سیالب نے ہر یہ گھرا کر دیا ہے۔ وفاقی حکومت سکوت کا شکار ہے اور مواصلات کے اہم ذرائع موجود ہونے کے باوجود کسی ایہ بھی کامساں نظر نہیں آ رہا بلکہ اس کے بر عکس ریاست اعلیٰ نظر آ رہی ہے۔ لگتا ہے سب نے آرمی جیف کی تقریب کی خبر کا انتظار کر رہے ہیں۔ ویسے بھی آنکھ غیر ملکی سفیر یا عظم کے ججائے چیف سے ہی ملتے ہیں، لہذا اس میں کوئی تجبوہ کی بات نہیں ہو گی اگر آئیں ایف اور عالمی بینک کے افیشہ بھی آئندہ انہی سے ہی ملیں۔ ایف اے اٹی ایف تو پہلے سے ہی ان سے رابطے میں تھی کیونکہ سول انتظامیہ نے ہاتھ اٹھا دیتے تھے، کیوں کہ باقی ماندہ شرائط پورے کرنا انکے بس میں نہیں تھا۔

اس مصیبت کے دوران اقامت متحده کی جزوی اسٹبلی میں، وزیر اعظم شہزاد شریف نے اپنی زندگی کی پہلی تقریب میں موسیا میت شدت اور ماحولیاتی انسانی کے باعث سیالب سے ہونے والے نقصانات کے نکات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی حکومت کا سوال ہے کہ اسے ماحولیاتی انسانی کا شکار کیوں کیا گیا ہے؟ چالیس دن کی مسلسل بارش کے باعث ملک سمندر بن چکا ہے۔ ایسی بارش کا ذکر الہامی کتابوں میں ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیمروں میں ہونے کے بعد سیالب سے مقابله کے لئے وہ اسکیلہ ہی رہ جائیگے کیونکہ کیمروں کا رخ دوبارہ یوکرین کی طرف ہو جائیگا اور ملکی کیپوں میں ساڑھے

انتظاماتِ آفات: مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی سرور باری

1950 سے اب تک پاکستان 29 بڑی سیالبی آفات سے تباہ ہو چکا ہے۔ ملک نے سیالب سے بچاؤ کے ہزاروں اقدامات پر اربوں روپے خرچ کیے، پھر بھی نقصانات بڑھتے جا رہے ہیں۔ حالیہ تباہ کن آفت ہمیں اپنی سیالب سے بچاؤ کی حکمت عملی کو زرسنو سچنے کا موقع فراہم کر رہی ہے، کیونکہ قومی سٹل پر یہ ری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ اہم بات، ہمارے پالیسی ساز اداروں اور نفاذ کرنے والوں کے نیادی اقصوں، خطرے اور خطرے کے درمیان تعلق کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ سیالب کی طرح کچھ خطرات ہیں جنہیں دسیز میں لانا ناممکن ہے۔ لہذا صرف پشوں اور بندوں کی تغیری واحد نہیں ہے۔ اس لئے آفات کے مقابله میں ناقلوں ایک کم کر کے مأوفتی صلاحیتیں بڑھانا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ خطرات کو نافٹات بننے سے روک سکتی ہیں۔

ذراغور کیجئے کہ ماضی کی آفات کا جائزہ مندرجہ ذیل پانچ عوامل کو ظاہر کرتا ہے جو کمزوریوں کا سبب بن رہے ہیں۔ غربت، جہالت، نقص گرفت، ناقص مخصوصہ بندی، اور غیر ملکی امداد یا نیتیں اور غیر ملکی امداد یا نیتیں کر دھمل۔ مثال کے طور پر، پاکستان کی آفات اور اس کے سیاق و سبق کے تجربے جامن نظر آتے ہیں، لیکن انکے پاس ان کا ایک ہی آسان حل ہے، مٹی اور پتھر کا استعمال۔ مثلاً بندار میگاڈیم وغیرہ۔ وہ بڑی بڑی مشاورتی فرموموں کے ذریعے ڈینا اسکے پر چورلوگوں پر مسلط اور بڑے بڑے ٹھیکیاروں کے ذریعے تعمیر کیے گے ہیں۔ جن کے پیچھے لاپچی اور چور حکمران ہیں، جن کی مقابی سٹل پر کوئی پیچھی یا لینادیا نہیں اور ایسے منصوبوں پر تیاری مضر ہے۔

البرٹ آئن شائن کے نزدیک ”بیوقوفی ایک ہی عمل کو بار بار دھراتی ہے، اور تو قع کرتی ہے کہ اس بارہت ان مختلف مختلف ہو گئے،“ ہم گزشتہ 75 سالوں سے مسلسل اپنی بیوقوفی کا عمل دھراتے ہیں۔

وہ عظیمہ دہنگان جو نیادی ڈھانچے کی تغیر کیلئے بہت زیادہ قرض فراہم کرتے ہیں، وہ مخصوصہ بندی اور عمل درآمد کے عمل میں کیونکی کمپنی کی شرکت پر بہت زور دیتے نظر آتے ہیں، لیکن اکثر اپے اصولوں پر سمجھوتے کر جاتے ہیں۔ وہ کیونکہ ان فراہم کر کر کی جاتی کا شکار ہوتی ہیں، ان سے کبھی بھی شرکت اور رضا مندی کے لیے نہیں پوچھا جاتا۔ حالیہ سیالب کی جاتی ہمارے سامنے اجتماعی ناکامی کی ایک اور بہترین مثال ہے۔ انتظامات کی ناکامی، جوہر تین سال بعد نظر آتی ہے۔

1950 سے 2020 کے درمیان پاکستان نے 28 میگا سیالب کی تباہ کاریوں کا سامنا کیا۔ فیڈرل فلڈ کیشن کے مطابق 2010 کا سیالب پاکستان کی تاریخ کا بدترین سیالب تھا جس میں تقریباً 1985 افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے،

بس، موجودہ سیالاب کے انتظام کا فریم و رک عالمی سطح کے مشاورت کار، ماہرین اقتصادیات، ماہرین عمرانیات، ہائیز پریلو جسٹ، ڈبلیوپی، اے ڈی بی، اقوام متحدہ اور پاکستانی حکام کے ماہرین کی طرف سے ایک اجتماعی پیدو فناز طرز عمل دھکائی دیتا ہے۔ لس بہت ہو گیا ب وقت آگیا ہے کہ عوامی مخالفات پر مرکوز، جدت اور عوامی شمولیت و رائے پر بنی حکمت عملی تیار کی جائے۔

عاقلوں سے ہوتے ہیں۔ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ہے وہ آفات کی نذر ہو جاتا ہے اور ہر آفت کے بعد انہیں اپنی زندگی کا نئے سرے سے آغاز کرنا پڑتا ہے۔ آئینے غربت اور عدم مساوات میں کمی پر سماں یہ کاری کر کے پہماندگی کارخ موریں۔

عاقلوں سے ہوتے ہیں۔ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ہے وہ آفات کی نذر ہو جاتا ہے اور ہر آفت کے بعد انہیں اپنی زندگی

سیالاب سے بچاؤ کے نام پر ملک پر مسلط کیے گئے ان تمام قرآنیں کو معاف کرنے کے لیے ڈنر پر دباؤ ڈالنے کی ہی اشد ضرورت ہے۔

2010ء کے سیالاب کی تباہ کاربیوں کے بعد پہ یہ کوثر آف پاکستان، پنجاب اور سندھ کی صوبائی حکومتوں نے اپنی رپورٹوں میں اس سیالاب کو تباہی میں بدلتے اور اسے برداشتے میں ملوث کچھ افراد کے ناموں اور متعلقہ اداروں کے باشیا کیا ایک بڑا حصہ بھی اس جھوٹے میا میے کی ترویج شروع کر دیتا ہے۔ سیاست دانوں کے لیے ہر آفت ملوث ہونے کی نشاندہی کی۔ اس وقت مرکزاً اور سندھ میں پہنچ پارٹی کی حکومت تھی اور پنجاب میں مسلم لیگ نواز کی۔ انہوں نے بھی کسی جرم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی اور نہ ہی سفارشات پر بخیگی سے غور کیا۔ بلکہ کمی مبینہ مجرموں کو اور ہر وہ شخص جو اس سے متاثر ہوتا ہے، سیاسی فائدے کے لیے ایک آسان ٹھکار ہوتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ کسی بھی سیاسی جماعت کے منشوں میں تخفیف آفات DRR پر کوئی جامع مخصوصہ نہیں ہوتا، کیونکہ DRR تخفیف آفات پر کیا جانے والا کام نظر نہیں آتا، لیکن ریلیف کا کام لوگوں کو نظر نہ تھا۔ آخر میں، یہ سب کو یاد لانا انتہائی ضروری ہے کہ آفت سے متاثرہ ننانوے فیصلوں ہیشہ غریب، پسماندہ اور دبی

ایک وفاقيہ کے موجودہ آفت' کو ایک بھی اکت بتابی قرار دیا ہے۔ درحقیقت 'فطرت' کو مورد الزام بھرا کر اور واقعات کو یہ کہہ کر کہ 'اس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی'، حکومتوں اپنی ناکامیوں کو جھپانے کی کوشش کرتی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ میدیا کا ایک بڑا حصہ بھی اس جھوٹے میا میے کی ترویج شروع کر دیتا ہے۔ سیاست دانوں کے لیے ہر آفت

ملوث ہونے کی نشاندہی کی۔ اس وقت مرکزاً اور سندھ میں پہنچ پارٹی کی حکومت تھی اور پنجاب میں مسلم لیگ نواز کی۔

اور ہر وہ شخص جو اس سے متاثر ہوتا ہے، سیاسی فائدے کے لیے ایک آسان ٹھکار ہوتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ کسی بھی

سیاسی جماعت کے منشوں میں تخفیف آفات DRR پر کوئی جامع مخصوصہ نہیں ہوتا، کیونکہ DRR تخفیف آفات پر کیا جانے والا کام نظر نہیں آتا، لیکن ریلیف کا کام لوگوں کو نظر نہ تھا۔ آخر میں، یہ سب کو یاد لانا انتہائی ضروری ہے کہ آفت سے متاثرہ ننانوے فیصلوں ہیشہ غریب، پسماندہ اور دبی

کے موجودہ آفت' کو ایک بھی اکت بتابی قرار دیا ہے۔ درحقیقت 'فطرت' کو مورد الزام بھرا کر اور واقعات کو یہ کہہ کر کہ 'اس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی'، حکومتوں اپنی ناکامیوں کو جھپانے کی کوشش کرتی ہیں۔ افسوس کی

بات یہ ہے کہ میدیا کا ایک بڑا حصہ بھی اس جھوٹے میا میے کی ترویج شروع کر دیتا ہے۔ سیاست دانوں کے لیے ہر آفت

ملوث ہونے کی نشاندہی کی۔ اس وقت مرکزاً اور سندھ میں پہنچ پارٹی کی حکومت تھی اور پنجاب میں مسلم لیگ نواز کی۔

اور ہر وہ شخص جو اس سے متاثر ہوتا ہے، سیاسی فائدے کے لیے ایک آسان ٹھکار ہوتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ کسی بھی

سیاسی جماعت کے منشوں میں تخفیف آفات DRR پر کوئی جامع مخصوصہ نہیں ہوتا، کیونکہ DRR تخفیف آفات پر کیا جانے والا کام نظر نہیں آتا، لیکن ریلیف کا کام لوگوں کو نظر نہ تھا۔ آخر میں، یہ سب کو یاد لانا انتہائی ضروری ہے کہ آفت سے متاثرہ ننانوے فیصلوں ہیشہ غریب، پسماندہ اور دبی



پتن ٹھم کا سیالاب زدہ علاقے صلح ڈی می خان (تونہ) اور راجن پور کا دورہ



پتن ترقیاتی تنظیم کا سیالاب زدگان کیلئے نقدامداد

پتن ترقیاتی تنظیم نے مندرجہ ذیل طریقہ کار کے مطابق سیالاب متاثرہ گھر انوں کی سربراہ خواتین کو نقدامداد فراہم کی۔

پتن نے راجن پور اور ڈیمہ غازی خان میں تربیت یافتہ مقامی لوگوں سے رابطہ کر کے انہیں سیالاب سے شدید ترین متاثرہ عاقلوں میں سروے کرنے کے لیے مقرر کیا تاکہ غریب ترین مستحق گھر انوں کی نشاندہی کی جاسکے۔ اس امر کا خاص خیال رکھا گیا کہ ایسے گھر انوں کا انتخاب کیا جائے جن کی سربراہ خواتین ہیں۔ اس عمل میں تقریباً سو سے زائد گھر انوں کی سربراہ خواتین کی فہرست تیار کی گئی، پھر پتن کے عملی کی طرف سے تصدیق فون کالز کی گئیں تاکہ امداد کے عمل کو مزید شفاف ہیا جا سکے۔

بعد ازاں ایزی ہیشہ ایپ کے ذریعے تصدیق شدہ خواتین کو ان کے شناختی کارڈ پر نقدامداد بھیجنی گئی۔ مجموع طور پر موزاںکہ گھر انوں کی سربراہ خواتین اس نقدامداد سے مستفید ہوئیں۔